سوال

یں شا(ع)کم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

س کے ساتھ ساتھ بعض ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جوقبر پرستوں کا دفاع کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور جہالت کی وجہ سے معذور ہیں، لہٰذا انہیں اپنی بیٹیوں کا رشتہ دینے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ اس سے بڑھ کر یہ حضرات ان کے کفر کے قائلین کو بدعتی کہتے ہیں اور کہتے ہیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ں کے بارے میں یہ فیصلہ کرنا کہ دینی مسائل میں بے علمی کی بنا پر اسے معذور قرار دیا جائے یا نہیں اس کا دارومدار اس بات پر بھی ہے کہ اسے یہ مسئلہ کماحقہ پہنچایا جاچکا ہے یا نہیں اور اس بات پر بھی کہ مسئلہ کس حد تک واضح ہے اور کس حد تک اس میں غموض اور اخفاء پایا جاتا ہے اور اس بات پر بھی کہ کسی شخص

ساء۴ ۱۶۵)

ور تنبیہ کرنے کیلئے رسول (بھیجے) تاکہ رسولوں (کے آنے) کے بعد لوگوں کے پاس (حق کو قبول نہ کرنے کی) کوئی حجت باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔''

ر فرمایا:

راء۱۷ ۱۵)

عذاب نہیں کرتی حتی کہ رسول بھیج دیں۔''

فرمایا:

عام۶ ۱۹)

رف یہ قرآن وحی کے ذریعے بھیجا گیا ہے تاکہ اس کے ساتھ میں تم کو بھی (اللہ کے عذاب سے) ڈراوٴں اور (ان کو بھی) جن تک یہ (پیغام) پہنچے۔''

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح سند سے یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)

ں ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ اس امت کا کوئی یہودی یا عیسائی میرے بارے میں سن لے (یعنی اسے معلوم ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے) پھر اس (دین) پر ایمان لائے بغیر مرجائے جو (دین) مجھے دے کر بھیجا گیا ہے تو وہ ضرور

مام مسلم علیہ السلام نے روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی آیات اور احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤاخذہ تبھی ہوسکتا ہے جب کسی کو وضاحت سے خبر دی جاچکی ہو اور اس پر حجت قائم ہوچکی ہو۔ جو شخص کسی ایسے ملک میں رہتا ہے جہاں وہ اسلام کی دعوت کے متعلق سنتا ہے، پھر وہ ایما

طہٰ۲۰ ۹۱)

پر جمے بیٹھے رہیں گے حتیٰ کہ موسیٰ واپس ہمارے پاس آجائے۔''

نے شرک کی طرف بلانے والے کی بات مان لی اور توحید کی دعوت دینے والے کی بات ماننے سے انکار کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شرک اور دھوکے کی بات مان لینے میں معذور قرار نہیں دیا کیونکہ توحید کی دعوت موجود تھی اور موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت توحید پر بھی کوئی طویل زمانہ نہیں گزرا تھا۔ قرآن مجی

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (ابراہیم ۱۴ ۲۲)

''بے شک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا اور پھر وعدہ خلافی کی۔ میرا تم پر کوئی زور نہیں تھا مگر میں نے تمہیں (گمراہی کی طرف) بلایا، تم نے میری بات مان لی۔ تو (اب) مجھے ملامت نہ کرو، اپنے آپ کو ملامت کرو۔ میں تمہیں مصیبت سے چھڑا سکتا ہوں نہ تم مجھے چھڑا سکتے ہو

نہوں نے شیطان کے وعدے کو سچ مان لیا تھا، شیطان نے ان کے سامنے جھوٹ کو سچ کے رنگ میں پیش کیا اور شرک جیسے گھناؤنے جرم کو خوبصورت بنا کر پیش کیا اور وہ اس کے پیچھے لگ گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اس معاملے میں معذور قرار نہیں دیا۔ کیونکہ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہرا

د موجود ہے، ان کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے رہنے والوں کو دو گروہ اپنی اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک گروہ طرح طرح کی شرکیہ اور غیر شرکیہ بدعات کی طرف بلا رہا ہے۔ وہ لوگوں کو دھوکا دینے اور اپنی بدعت کو عام کرنے کیلئے ضعیف حدیثوں اور عجیب وغریب

ب۳۳ ۶۴-۶۸)

ئی آگ (جہنم) تیار کی ہے، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ انہیں کوئی دوست ملے گا نہ مددگار۔ جس دن آگ میں ان کے چہرے ادھر ادھر (الٹ پلٹ) کئے جائیں گے۔ (اس دن) وہ کہیں گے ''کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کی اطاعت کی ہوتی! کہیں گے!''اے ہمارے مالک! ہم نے اپنے

سلامی ملک میں رہتا ہے اور اس نے اسلام قرآن اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کچھ نہیں سنا، تو اگر فرض کریں کہ ایسا کوئی شخص موجود ہے تو اس کا حکم اہل فترت کی طرح ہے (جو ایسے زمانے میں تھے کہ سابقہ نبی کی تعلیمات فراموش کی جاچکی تھیں اور نیا نبی ابھی مبعوث نہیں ہوا تھا) مسلمان علماء کا

یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو اہل توحید قبر پرستوں کو کافر سمجھتے ہیں، ان کے لئے یہ درست نہیں کہ اپنے ان اہل توحید بھائیوں کو کافر کہیں جو قبر پرستوں کو کافر قرار دینے میں تامل کرتے ہیں۔ اصل میں ان کے سامنے یہ فتویٰ لگانے میں ایک شبہ ہے وہ یہ ہے کہ ان قبر پرستوں کو کافر قرار دینے سے پہلے ان پر حجت کرنا ضہ

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلّٰی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

از

---

[1] صحیح مسلم حدیث نمبر: مستدرک حاکم ج: ۲، ص: ۳۴۲ مسند احمد ج: ۲، ص: ۳۱۷، ۳۵۰ ج: ۴، ص: ۳۹۸، ۳۹۶۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم-صفحہ 101

محدث فتویٰ